نظرات

یہ افسوس کا بھی اور شرم کا بھی مقام ہے کہ کوئی امن کا راستہ چھوڑ کر جنگ وجدل کا راستہ اختیار کرے۔ پاکستان اس لحاظ سے بڑا ہی بد نصیب واقع ہوا ہے کہ وہ ہندوستان کے پیغام امن کے جواب میں تشدد اور جنگ کا ماحول تیار کرنے پر آمادہ ہے اس نے اپنے اقدامات سے امن وامان کے تمام راستوں میں روڑے بکھیر دیئے ہیں اور وہ ہندوستان کی امن پسندانہ پالیسی کو بہ نظر تحسین دیکھنے کے بجائے اس پر الٹا من گھڑت اور غلط الزامات لگا کر دنیائے انسانیت کو گمراہ کرنے کے درپہ ہے۔

کرگل میں تسلیم شدہ کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان نے بڑی خاموشی، چالاکی، عیاری اور مکاری کے ساتھ دراندازوں کو گھسیڑ دیا ہے جس سے ہندوستان کی سرحدوں کی سخت خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور سننے میں آیا ہے کہ پاکستان نے یہ حرکت جنوری ۱۹۹۹ء سے شروع کی ہوئی ہے۔ ایک طرف تو اس نے ہندوستان کے ساتھ ہندوستان کی خواہش پر دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور دوسری طرف اس نے ہندوستان کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔ اس کی یہ حرکت کسی بھی معنی میں نہ تو ٹھیک کہی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی بھی طرح سے اس کی تائید ہی کی جاسکتی ہے۔ بلکہ ہر وہ الفاظ ڈھونڈ ڈھونڈ کر یہاں جمع کیا جائے جس سے پاکستان کی اس شرمناک اور افسوسناک حرکت کی مذمت ہو سکے یہ دوستی کی آڑ میں جنگ کا حربہ نہ صرف دکھ وافسوس کی بات ہے بلکہ انسانیت کے نام پر شرمناک کلنک ہے۔

ہمیں معاف کیا جائے اگر ہم یہ کہیں کہ پاکستان نے اپنی اس حرکت سے اسلام کی تعلیمات سے بھی انحراف کیا ہے کیونکہ اسلام کی تعلیمات کی رُو سے امن وامان کی راہ اپنانا ایک مستحسن اقدام ہے۔ انسانیت کے لیے تشدد کو کبھی بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا ہے ہمیشہ امن انسانیت کی فلاح بہتری کا باعث ہے ہم اس بات کو برملا کہیں گے کہ روز اول سے پاکستان کے

قیام سے اب تک وہاں اسلامی تعلیمات سے انحراف ہی کے راستے کو اپنایا گیا ہے پاکستان کے حکمراں انگریزی اثرات سے مغلوب و متاثر ہیں۔ اور وہ پاکستان معاشرے میں انگریزیت کو رائج کرنے کی ہر کوشش کو اپناتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کی جنگ آزادی کے دوران جب یکایک ہندوستان کی آزادی کی تحریک کو کمزور کرنے کے ارادے سے کسی غیبی طاقت کے اشارے پر پاکستان کا مطالبہ رکھا گیا تو اس وقت بڑے زور و شور سے یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان میں اسلامی اور قرآنی حکومت ہوگی اور وہاں عوام کو اسلامی تعلیمات سے مزین قانون سے واسطہ وسابقہ پڑے گا۔ بھولے بھالے اور سادہ لوح عوام ان کے اس جھانسے میں آگئے اور جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو معلوم ہوا کہ یہ ملک تو ایک دم سے تعلیمات اسلامی سے انحراف ہی کے راستے پر گامزن ہے۔ اس کے حکمرانوں نے اسلام کی تعلیمات کو رائج کرنے کا صرف وعدہ کیا تھا عوام کو مسخر کرنے کے لیے نعرہ لگایا تھا، باقی انہیں اسلام کے قوانین کو پاکستان میں رائج کرنے کی بات تو الگ انہیں اسلامی قوانین سے واقفیت حاصل کرنے کی بھی فرصت نہیں ہے کیونکہ جب پاکستانی حکمرانوں کو اسلامی قانون کے طور وطریقوں پر چلنا ہی نہیں ہے تو پھر اس سے واقفیت کی ضرورت ہی کیا ہے، یہ ہے پاکستان کے حکمرانوں کی ذہنیت، دراصل پاکستان کا وجود ہمارے ناقص خیال میں اسلام دشمن طاقتوں کے مکارانہ ذہنیت کا ہی نتیجہ ہے۔ جب سے پاکستان کا وجود عمل مین آیا ہے اس وقت سے آج تک آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں پر کس قدر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ رہا ہے۔ جس وقت پاکستان کا تصور پیش کیا گیا تھا اسی وقت عین قلب عرب میں یہودیوں کی اسرائیل نام کا ملک قائم کرنے کا بھی پلان تخلیق کیا گیا تھا۔ عالم اسلام کو ہر طرح گھیر کر اور اسے ضرب شدید پہونچانے کی ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت جو عمل ہو رہا ہے پاکستان کے حکمران اسی منہج پر چل رہے ہیں۔ یہاں ہم اس بات کی بھی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم پاکستان کے متعلق جو بھی کچھ خیالات کے اظہار کر رہے ہیں اس کی زد میں وہاں کے عوام نہیں آنے چاہئیں۔ عوام بھولے بھالے ہوتے ہیں ان کا کسی بھی سازش میں ملوث ہونے یا تخریب کاری کی حرکتوں سے قطعاً لینا دینا نہیں ہے ہمارا جو بھی خیال ہے وہ پاکستان کے حکمراں طبقہ کے بارے

میں ہے۔ پاکستانی فوج کی غلط حرکتوں کے بارے میں ہے۔ پاکستان کی عوام کو ہم بے قصور سمجھتے ہیں وہ امن پسندانہ پالیسی میں یقین رکھتی ہے اور اسے تشدد اور تخریب کاری کی حرکتوں سے نفرت ہے بلکہ تشدد اور تخریب کاری کی تو وہ خود شکار ہے جس سے وہ نکلنے کے لیے جی جان سے کوشاں ہے۔ لیکن پاکستان کے حکمرانوں نے ایسا چکر چلا رکھا ہے کہ وہ اس میں اپنا مفاد دیکھتے ہیں اور جب پاکستان کے حکمرانوں کے سامنے اپنا ذاتی مفاد ہوتا ہے تو پھر کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں ان کے لیے انسانیت کا پیغام لاحاصل ہے ان کے لئے عوام کی فلاح و بہبود کی باتیں بیکار کی چیز ہے۔ ان کے لیے امن عالم کے لیے دہائی کی بات کرنا ایک بے معنی بات ہے۔ کبھی افغانستان میں خرمن امن کو برباد کر کے وہاں کے عوام کی زندگی کو اجیرن بنا دینا پاکستانی حکمرانوں کا کھیل ہے۔ اور کبھی کشمیر میں گھس پیٹھیوں کو بھیج کر امن کو برباد کرنے کا سامان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ بھارت کے دوسرے صوبوں میں امن و چین کو غارت کرنا پاکستانی حکمرانوں کا مشغلہ بن گیا ہے۔ پاکستان کی خفیہ ایجنسی نے جس طرح ہمارے امن پسند ملک میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ تخریب کاری کی وارداتیں کو جاری کر رکھا ہے اسے دیکھ کر انسانیت کا ہر بہی خواہ پاکستانی حکمرانوں پر لعنت وملامت بھیجے بغیر نہ رہ سکے گا۔ آج کرگل میں پاکستان نے جس طرح دراندازوں کو اور اپنے فوجی جوانوں کو دوسرے بھیس میں بھیج کر جس طرح وہ امن کا دشمن بنا ہوا ہے اس کا نتیجہ امن کی بربادی کی صورت میں تو نکلے گا ہی لیکن خود پاکستان کے لیے اچھا نہیں ہوگا۔ پاکستان تباہ و برباد ہو جائے گا۔ جنگ کی چاہت خود ایک ٹریجڈی ہے اور پاکستان کسی کی شہ پر جنگ چاہ رہا ہے تو پھر پاکستان اپنے کو تباہ و بربادی کے لیے تیار رکھے۔ بھارت ہمیشہ امن پسند ملک رہا ہے اس نے نہ کبھی کسی ملک پر حملہ کیا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ وہ کبھی کسی پر حملہ کریگا لیکن اگر اس کی حدود میں کسی نے گھسنے کی کوشش کی اور اس پر جنگ تھوپی تو وہ اس کا اینٹ کا جواب پتھر سے دےگا اس کا ایسا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا کہ اسے نانی دادی کا دودھ یاد آجائے گا۔ ہندوستان کی فوج جب دشمن پر ٹوٹے گی تو دشمن کا وجود ہی باقی نہیں رہے گا اس کا چھوٹا سا اندازہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں شاید ہو ہی گیا ہوگا۔ پاکستان کے حکمرانوں کو جب کہ انہوں نے اپنی ۹۰ ہزار فوج کو ہتھیار ڈلوانے کی ذلت آمیز صورت سے گزر دیا تھا۔

اس لیے ہماری رائے میں پاکستانی حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ بھارت کی سرزمین سے اپنے دراندازوں کو فوراواپس بلائیں۔ بھارت اپنی ایک ایک انچ زمین کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہے اور جو اس کی سرزمین پر نگاہ غلط ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ خود اپنے وجود ہی کو مٹا ڈالے گا۔ یہ بات پاکستان کے ناعاقبت اندیش حکمرانوں کو ذہن نشین کرہی لینی چاہئے۔

نامناسب نہ ہوگا اگر یہاں پاکستان سے متعلق علماء اسلام کے خیالات و نظریات ملاحظہ فرمالئے جائیں۔ جس مملکت کا خواب مسلمانوں کو دکھایا جارہا ہے وہ ایک فریب سے زیادہ نہیں ہے۔ حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ مفسر قرآن نے آنے والے خدشات کو سامنے رکھتے ہوے کہا تھا کہ پاکستان ایسا ہی ہوگا وہاں مذاہب اور اہل مذاہب کے ساتھ اس قسم کا وحشیانہ سلوک کیا جائے گا۔ اس پاکستان کو علمائے حق کو رائے کی آزادی میسر نہ ہوگی۔ اس پاکستان میں کیا آپ نماز روزے اور شعائر اسلامیہ کی چہل پہل دیکھ سکیں گے بلکہ وہ پاکستان تو فسق وفجور کی منڈی ہوگی جہاں سب کچھ ہوگا اور نہیں ہوگا تو دین الٰہی کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ مولانا مرحوم کے ان الفاظ میں سچائی، صداقت کا کس قدر صاف ستھرا آئینہ ہے۔ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا "یہ صحیح ہے کہ پاکستان اور اسلامی حکومت کے نعرے بڑے دلفریب معلوم ہوتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ اسلامی حکومتوں کے قیام کا تخیل عام مسلمانوں میں ایک خاص قسم کا سرور جوش پیدا کرتا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان میں کافی اختلافات ہیں مگر اس کے باوجود ہرگز صحیح نہیں ہے کہ ہندوؤں کی تنگ دلی سے شاکی ہوکر ہم ایسی غلطی کر بیٹھیں جو مستقبل میں ہمارے لیے تباہ کن اور ملک کے لیے باعث بربادی ہو"

ان خیالات کے بعد کون ہوگا جو موجودہ پاکستان کے حکمرانوں کی روش اور طرز معاشرت کو دیکھ کر پاکستان کو ذرا بھی مسلمانوں کا ملک کہنا گوارہ کرے گا۔

☆☆☆